فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط: 27)

تنگدستی اور رِزق میں بے برکتی کا سبب

(مع دیگر دلچسپ سُوال جواب)

یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرہ نمبر 15 کے مواد سمیت المدینۃ العلمیۃ کے شعبے فیضانِ مدنی مذاکرہ نے نئی ترتیب اور کثیر نئے مواد کے ساتھ تیار کیا ہے۔

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنتوں بھرے بیانات، عِلم وحکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روز مرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم وحکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیۃ کا شعبہ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخُلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ
(شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ)

۲ محرم الحرام ۱۴۳۹ھ / 23 ستمبر 2017ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تنگدستی اور رِزق میں بے برکتی کا سبب

(مَع دِیگر دِلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۳۷ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

مدینے کے سُلطان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَخْشِش نِشان ہے: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اُس کے لیے اِستغفار (یعنی بخشش کی دُعا) کرتے رہیں گے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تنگدستی اور رِزق میں بے برکتی کا سبب

سُوال: تنگدستی اور رِزق میں بے برکتی کا سبب کیا ہے؟ نیز تنگدستی دُور کرنے کا وَظیفہ بھی بیان فرما دیجیے۔

جواب: تنگدستی اور رِزق میں بے برکتی کا مسئلہ ایسا ہے کہ شاید ہی کوئی گھر اس سے محفوظ ہو اور اِس کا بُنیادی سبب خود ہماری بے عملی اور بداعمالی ہے جیسا کہ پارہ 25

مدینہ

1 ...... مُعجَم اَوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۸۳۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

سورۃُ الشُّوریٰ کی آیت نمبر 30 میں خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍؕ(۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو مُعاف فرما دیتا ہے۔

لٰہذا بے عملی اور بَدْ اَعمالی سے توبہ کرتے ہوئے نیک اَعمال میں مَشْغول ہو جانا چاہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تنگدستی دُور ہو گی اور فَراخی نصیب ہو گی۔ تنگدستی دُور کرنے کا وَظیفہ بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنَّت، مجدِّدِ دِین و مِلَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب 500 بار اوّل و آخر 11، 11 بار دُرُود شریف بعد نمازِ عشا قبلہ رُو باوُضو ننگے سر ایسی جگہ کہ جہاں سر اور آسمان کے دَرمیان کوئی چیز حائل نہ ہو یہاں تک کہ سر پر ٹوپی بھی نہ ہو، پڑھا کرو(1)۔(2)

رِزق میں اِضافے کے لیے کُڑھنا

سُوال: ہر وقت رِزق میں اِضافے کے لیے کُڑھتے رہنا، اسی کے لیے دُعائیں کرنا اور اَوراد و وَظائف پڑھنا کیسا ہے؟

---

(1) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۲۵۶ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

(2) تنگدستی اور رِزق میں بے برکتی کے مزید اَسباب اور ان کا حل جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ”تنگدستی کے اَسباب اور ان کا حل“ کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: اتنا کمانا فرض ہے جو اپنے لیے اور اَہل و عیال کے لیے اور جن کا نفقہ اس کے ذِمّہ واجب ہے ان کے نَفَقَہ کے لیے اور اَدائے دَین (یعنی قرض ادا کرنے) کے لیے کِفایت کر سکے اس کے بعد اسے اِختیار ہے کہ اتنے ہی پر بس کرے یا اپنے اور اَہل و عیال کے لیے کچھ پَس ماندہ رکھنے (یعنی بچا کر رکھنے) کی بھی سَعی و کوشش کرے۔ ماں باپ محتاج و تنگدست ہوں تو فرض ہے کہ کما کر انہیں بقدرِ کِفایت دے۔[1] بہر حال اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ رِزقِ حلال میں اِضافے کے لیے دُعا کرنے اور جائز وَظائف پڑھنے میں کوئی حَرَج نہیں، بہتر یہ ہے کہ اس دُعا: ﴿ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ ﴾ (پ۲، البقرہ:۲۰۱) ترجمۂ کنزالایمان: ''اے ربّ ہمارے ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا۔'' کو اپنا معمول بنا لیا جائے کہ یہ دُعا جامعُ الدَّعوات ہے کہ تھوڑے اَلفاظ میں دِین و دُنیا کی تمام بھلائیاں اس میں مانگی گئی ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے: نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر یہ دُعا مانگا کرتے تھے۔[2]

یاد رکھیے! جائز مقصد کے لیے جو بھی وَظیفہ کیا جائے محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/۶۰۹، حصہ:۱۶ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... بخاری، کتاب الدعوات، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة... الخ، ۴/۲۱۴، حدیث: ۶۳۸۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

کے لیے کیا جائے، پھر اس کے وسیلے سے اپنے جائز کام کی تکمیل کی دُعا کی جائے اور اگر وَظیفے سے مَقْصُود صرف اپنے دُنْیوی کام کا حُصُول ہو تو پھر ایسا وَظیفہ مسجد میں نہ پڑھا جائے جیسا کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مجدِّدِ دِین و مِلَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جو جائز عمل جائز نیت سے ہے اس میں حالتیں دو ہیں: ایک اہلِ علم کی کہ وہ اَسماءِ اِلٰہیہ سے تَوَسُّل اور اپنے جائز مقصد کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف تضرُّع (یعنی آہ و زاری) کرتے ہیں یہ دُعا ہے اور دُعا مغزِ عبادت ہے مسجد میں ہو خواہ دوسری جگہ۔ دُوُم عوام نافہم (ناسمجھ عوام) کہ ان کا مَطْمَحِ نظر (یعنی اَصلی مقصد) اپنا مطلبِ دُنْیوی ہوتا ہے اور عمل کو نہ بطورِ دُعا بلکہ بطورِ تدبیر بجالاتے ہیں ولہٰذا جب اَثر نہ دیکھیں اس سے بے اِعتِقاد ہو جاتے ہیں اگر دُعا سمجھتے بے اِعتِقادی کے کیا معنیٰ تھے کہ حاکم پر حکم کس کا؟ ایسے اَعمال نہ مسجد میں عبادت ہو سکتے ہیں نہ غیر میں بلکہ جب کسی دُنْیوی مطلب کے لئے ہوں مسجد میں نہ پڑھنا چاہیے۔(1)

آج کل مال و دولت میں اِضافے اور روزی میں برکت کی تقریباً سبھی کو جُستجو ہوتی ہے، بچپن ہی سے والدین کی طرف سے بچے کو مال کمانے کا ذہن دیا جاتا ہے، دُنْیوی عُلُوم و فُنُون بھی اسی لیے پڑھائے جاتے ہیں کہ بچہ تعلیم یافتہ ہو کر ڈاکٹر، انجینئر یا افسر بنے اور خوب کما کر لائے، اَلْغَرَض بچپن ہی سے والدین اور

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۳۹۸ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

بچوں پر مال و دولت کمانے کی ایسی دُھن سُوار ہو جاتی ہے جو قبر تک پیچھا نہیں چھوڑتی اور اسی مال کی محبت کی وجہ سے قبر و آخرت کو فَراموش کر دیا جاتا ہے جبکہ ایک زمانہ ایسا تھا کہ لوگ مال و دولت کی جُستجو کے بجائے دِین و اِیمان کی سلامتی کے بارے میں فِکر مَند رہتے اور اس کے لیے دُعائیں مانگا کرتے تھے مگر عشق کی سلامتی سے بے خبر تھے تو ان کے بارے میں سُلْطَانُ الْعَارِفِین حضرتِ سَیِّدُنا سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

ایمان سلامت ہر کوئی منگے
عشق سلامت کوئی ہو

وہ زمانہ تو پھر بھی غنیمت تھا کہ لوگ اِیمان کی سلامتی کے لیے کُڑھتے اور دُعائیں مانگا کرتے تھے مگر اب تو شاذ و نادِر ہی مسلمان ایسے ہوں گے جو اِیمان کی سلامتی کے لیے فِکر مَند رہتے اور دُعائیں کرتے ہوں گے، اب تو بس ایک ہی دُھن ہے کہ مال و دولت مل جائے اور روزی میں خوب خوب بَرکت ہو حالانکہ ہر ایک کی روزی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمَّۂ کرم پر ہے جیسا کہ پارہ 12 سورۂ ہود کی آیت نمبر 6 میں اِرشادِ ربُّ الْعِباد ہے:

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی (جاندار) ایسا نہیں جس کا رِزق اللہ کے ذِمَّۂ کرم پر نہ ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر ایک کی روزی تو

www.dawateislami.net

اپنے ذِمّۂ کرم پر لی ہے مگر ہر ایک کی مَغْفِرت کا ذِمّہ نہیں لیا۔ وہ مسلمان کس قَدَر نادان ہے جو فراخیٔ رِزق کے لیے تو مارا مارا پھرے مگر مَغْفِرت کی حسرت میں دِل نہ جلائے۔ جتنا اِنسان تنگدستی سے ڈرتا اور اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اتنا اگر جہنم سے ڈرتا اور اس سے بچنے کی کوشش کرتا تو دونوں سے نَجات پا لیتا جیسا کہ مُکاشفۃُ الْقُلُوب میں ہے کہ ایک دانشمند کا قول ہے کہ اِنسان جتنا تنگدستی سے ڈرتا ہے اگر اتنا جہنم سے ڈرتا تو دونوں سے نَجات پا لیتا اور جتنی اِسے دولت سے مَحبَّت ہے اگر جنَّت سے اتنی مَحبَّت ہوتی تو دونوں کو پا لیتا اور جتنا ظاہِر میں لوگوں سے ڈرتا ہے اگر اتنا باطِن میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا تو دونوں جہانوں میں سعادت مند ہو جاتا۔[1] لہٰذا رِزق میں بَرَکت کی جُستجو کے ساتھ ساتھ اپنی قبر و آخرت کو بہتر سے بہترین بنانے اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے کی بھی آرزو ہونی چاہیے۔

رِزق میں بَرَکت کی تو ہے جُستجو
آہ! نیکی کی کرے کون آرزو! (وسائلِ بخشش)

قرض کی اَدائیگی کا وَظیفہ

سُوال: قرض سے خَلاصی پانے کا کوئی وَظیفہ اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مَطْبُوعہ 568 صَفحات پر

مدینہ

1 ...... مُکاشَفۃُ الْقُلُوب، ص۱۲۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

مشتمل کتاب ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صَفْحَہ 439 پر اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے قرض سے خَلاصی پانے کا یہ وَظیفہ اِرشاد فرمایا ہے: اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یعنی اے اللہ! مجھے حلال چیزوں میں کِفایت کر حرام چیزوں سے دُور رکھ اور تیرے ماسِوا سے مجھے اپنے فضل سے غنی کردے۔[1] ہر نماز کے بعد 11، 11 بار اور صبح و شام سو، سو بار روزانہ، اوّل و آخر دُرُود شریف۔ اِسی دُعا کی نِسْبَت مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم نے فرمایا کہ ”اگر تجھ پر مِثْل پہاڑ کے بھی قرض ہو گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ادا کر دے گا۔“[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر اِختیار کر کے دُعائیں مانگنے سے بھی بہت سارے مَسائل حل ہوتے ہیں، آپ بھی رضائے الٰہی پانے، علمِ دِین سیکھنے سکھانے، عمل کا جذبہ بڑھانے اور ثوابِ آخرت کمانے کی نیت سے سفر کیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان فَوائِد و بَرَکات کے حُصُول کے ساتھ ساتھ ضِمْناً آپ کی دُعائیں بھی قبول ہوں گی اور بارِ قرض بھی دُور ہو گا۔

مـــــــــدینہ

1 ...... بطورِ وظیفہ پڑھتے ہوئے ترجمہ پڑھنے کی حاجت نہیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... ترمذی، أحادیث شتّٰی، باب(ت: ۱۲۱)، ۳۲۹/۵، حدیث: ۳۵۷۴ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

اِیمان کی حفاظت کا اِحساس

سُوال: اِیمان کی حفاظت کا اِحساس کیسے اُجاگر کیا جائے؟

جواب: اِیمان کی حفاظت کا اِحساس پیدا کرنے کے لیے اس کی قدر واَہمیت اپنے دِل میں پیدا کیجیے کیونکہ اِنسان جس چیز کی قدر واَہمیت جانتا ہے اس کی حفاظت کا اِہتمام بھی کرتا ہے، مثلاً اِنسان کے دِل میں مال و دولت کی قدر واَہمیت ہے جس کی وجہ سے وہ اسے ضائع ہونے سے بچاتا ہے اور ہر طرح سے اس کی حفاظت کرتا ہے پھر اس مال و دولت کی مالِیَّت جتنی زیادہ ہوتی ہے اُسی قدر اس کی حفاظت کا اِہتمام بھی زیادہ ہوتا ہے کہ کہیں چوری نہ ہو جائے۔ اب غور کرنا چاہیے کہ ایک مسلمان کے لیے سب سے بڑا اور قیمتی سَرمایہ کیا ہے؟ یقیناً وہ قیمتی سَرمایہ اِیمان ہی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی اَنمول نعمت ہے کہ جسے کسی قیمت پر خریدا نہیں جا سکتا تو اِنسان کو چاہیے کہ اس نعمت کی قدر کرے اور ایسے کاموں سے بچے جس سے یہ نعمت چھن جانے کا اَندیشہ ہے۔

یہ بات مُسَلَّمہ (تسلیم شُدہ) ہے کہ جتنی بڑی دولت ہوتی ہے اس کے دُشمن اتنے ہی زیادہ اور خطرناک ہوتے ہیں۔ دُنیوی مال وزر کے چور اِنسان ہوتے ہیں جبکہ اِیمان کی لازوال دولت کا چور شیطان ہے جو اِنسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا اور دِلوں میں وَسوسے ڈالتا ہے یہاں تک کہ نَزْع کے وقت سارا زور لگا دیتا ہے کہ کسی طرح مسلمان کا اِیمان ضائع ہو جائے جیسا کہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: سَکرات کے وقت شیطان اپنے چیلوں کو مَرنے والے کے دوستوں اور رِشتے داروں کی شکلوں میں لے کر آ پہنچتا ہے۔ یہ سب کہتے ہیں: بھائی! ہم تجھ سے پہلے موت کا مزّہ چکھ چکے ہیں، مرنے کے بعد جو کچھ ہوتا ہے اس سے ہم اچھی طرح واقف ہیں۔ اب تیری باری ہے، ہم تجھے ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں کہ تُو یہودی مذہب اِختیار کرلے کہ یہی دِین اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ اگر مَرنے والا ان کی بات نہیں مانتا تو اسی طرح دوسرے اَحباب کے رُوپ میں شیاطین آ آکر کہتے ہیں کہ تُو نصاریٰ کا مذہب اِختیار کرلے کیونکہ اِسی مذہب نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دِین کو مَنسوخ کیا تھا۔ یوں ہی اَعِزَّہ وَاَقْرِبَاء (یعنی رِشتے داروں) کی شکل میں جماعتیں آکر مختلف باطِل فِرقوں کو قبول کرلینے کا مشورہ دیتی ہیں۔ تو جس کی قِسمت میں حق سے مُنْحَرِف ہونا (یعنی پھر جانا) لکھا ہوتا ہے تو وہ اُس وقت ڈگمگا جاتا اور باطِل مذہب اِختیار کرلیتا ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تشویش اور سخت تشویش والا مُعاملہ ہے۔ آہ! نہ جانے نَزع کے وقت ہمارا کیا بنے گا! ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اِیمان کی فِکر کرنی چاہیے کہ جس شخص کو زندگی میں اپنے اِیمان کی فِکر نہیں ہوتی، اَندیشہ ہے کہ مَرتے وقت اُس کا اِیمان سَلْب کرلیا جائے چنانچہ دعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی

مدینہ

1 ...... رسائل الامام الغزالی، الدرۃ الفاخرۃ فی کشف علوم الآخرۃ، ص ۵۱۱ مُلَخَّصًا دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 568 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صَفْحَہ 495 پر ہے: عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: ”جس کو (زندگی میں) سَلْبِ ایمان کا خوف نہ ہو، مَرتے وقت اُس کا اِیمان سَلْب ہو جانے کا اَندیشہ ہے۔“ اِیمان کے مُعاملے میں ہر وقت لَرزاں وتَرساں رہنا چاہیے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے اِیمان کی سلامتی کی دُعا کرتے رہنا چاہیے۔ ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ ہمارے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر کیا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حالِ زار پر رحم فرمائے، نَزْع کے وقت ہمارے پاس شَیاطین نہ آئیں بلکہ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کرم فرمائیں۔

نَزْع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دِکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مَروں گا یاربّ (وسائلِ بخشش)

اِیمان کی حفاظت کے مختلف ذرائع

سُوال: اِیمان کی حفاظت کے کیا کیا ذرائع ہیں؟

جواب: دُنیا سے اِیمان سلامت لے جانا یہ بہت دُشوار گزار گھاٹی ہے جسے ہم سب نے عُبُور کرنا ہے۔ قابلِ رَشک ہے وہ مسلمان جو اِیمان سلامت لے کر قبر کے اندر داخِل ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اِیمان کی حفاظت کے مختلف ذَرائع ہیں جن میں سے ایک بہترین ذَریعہ کسی مُرشِدِ کامِل (یعنی جامع شرائط پیر) سے مُرید ہونا بھی ہے۔ اِسی طرح اِیمان کی حفاظت وسلامتی کا ایک اور ذَریعہ اچھی صُحبت اپنانا

www.dawateislami.net

اور بُری صُحبت سے خود کو بچانا بھی ہے کیونکہ ''اَلصُّحْبَةُ مُؤَثِّرَةٌ یعنی صُحبت اَثر انداز ہوتی ہے۔''حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ جلالُ الدِّین رُومی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں:

صُحْبَتِ صَالِحْ تُرَا صَالِحْ کُنَد
صُحْبَتِ طَالِحْ تُرَا طَالِحْ کُنَد

یعنی اچھوں کی صُحبت تجھے اچھا بنادے گی اور بُروں کی صحبت تجھے بُرا بنادے گی۔

بُری صُحبت سے اِیمان بَرباد ہو جاتا ہے اور بندے کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوتی لہٰذا بُری صُحبت سے ہر دَم بچتے رہیے۔ بُری صُحبت کس قدر تباہ کُن ہے اس کا اَندازہ اس واقعے سے لگائیے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مَطْبُوعہ 568 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت صَفْحَہ 301 پر ہے: عمران بن حِطّان رَقاشی اکابِر عُلمائے مُحدِّثین سے تھا، اس کی ایک چچازاد بہن خارجیہ تھی، اس سے نکاح کر لیا۔ عُلمائے کرام نے سُن کر طعنہ زنی کی، (اس نے) کہا: ''میں نے تو اس لیے نکاح کر لیا ہے کہ اس کو اپنے مذہب پر لے آؤں گا۔'' ایک سال نہ گزرا تھا کہ خود خارجی ہو گیا۔[1]

شد غلام کہ آب جو آرد
آب جو آمد و غلام ببرد

(ایک غلام نہر کا پانی لانے کو گیا نہر کا پانی بھر آیا تو غلام کو بہا لے گیا۔)

مدینہ

1 ...... الاصابة فی تمییز الصحابة، حرف العین، ۵/ ۲۳۳ دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

شکار کرنے چلے تھے، شکار ہو بیٹھے

ایمان کی حفاظت کا ایک ذَریعہ کُفریہ کلمات کے بارے میں عِلم حاصِل کر کے ان سے بچنا بھی ہے۔[1] اس کے عِلاوہ اِیمان کی حفاظت کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے دُعائیں بھی کرواتے رہنا چاہیے اور خود بھی ان نیک اور بَرگُزِیدہ بندوں کے وسیلے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کرتے رہیے کہ یااللہ عَزَّوَجَلَّ ان نیک بندوں کے صدقے دُنیا وآخرت کی ہر آفت و مصیبت سے بچا اور بِالخُصُوص ہمارے اِیمان کی حفاظت فرما اور مَرتے وقت ہمارا خاتمہ بِالْاِیمان فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم[2]

دُنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ
عُقبیٰ میں نہ کچھ رَنج دِکھانا مولیٰ
بیٹھوں جو دَرِپاک پیمبر کے حضور
اِیمان پر اس وقت اُٹھانا مولیٰ (حدائقِ بخشش)

بزرگوں سے عقیدت و محبت کا فائدہ

سُوال: کیا بزرگوں سے عقیدت و محبت بھی حُسنِ خاتمہ اور بخشش و مغفِرت کا سبب بن

مدینہ

1 ...... کفریہ کلمات کے بارے میں تفصیلات جاننے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب" کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... ایمان پر خاتمے کے لیے 5 اَوراد و وَظائف دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے "جنتیوں کی زبان" کے صفحہ 19 تا 21 پر مُلاحظہ فرمایئے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! جب بُرے لوگوں کی صُحبت بَربادیٔ اِیمان کا سبب بن سکتی ہے تو نیک لوگوں کی صُحبت، ان سے عقیدت ومحبت اور ان کی تعظیم وتوقیر کیوں نہ خاتمہ بِالْخیر اور بخشش ومَغْفِرت کا سبب بنے گی؟ چنانچہ اِس ضِمْن میں دو حِکایات مُلاحظہ کیجیے: تذکِرۃُ الْاَولیا میں ہے کہ ایک شخص کو انتِقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟" اس نے جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مَغْفِرت فرمادی۔ پوچھا: کون سا عمل کام آ گیا؟ جواب دیا: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ دریا کے کَنارے وُضُو فرما رہے تھے اور وہیں میں بلندی کی طرف وُضُو کرنے بیٹھ گیا، جب میری نظر امام صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پر پڑی تو تعظیماً نیچے کی جانب آگیا۔ بس یہی "تعظیمِ ولی" والا عمل کام آگیا اور میں بخشا گیا۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کو اِنتقال کے بعد حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟" جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا اور اِرشاد فرمایا: اے بِشر! تم کو بلکہ تمہارے جنازے میں جو جو شریک ہوئے ان کو بھی میں نے بخش دیا۔ تو میں نے عَرض کی: یاربّ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے محبت کرنے

مـــــــدینہ

1 ...... تذکرۃ الاولیا، الجزء:۱، ص ۱۹٦ اِنتشارات گنجینہ تھران

www.dawateislami.net

والوں کو بھی بَخش دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت مَزید جوش پر آئی اور فرمایا: قیامت تک جو تم سے محبت کریں گے اُن سب کو بھی میں نے بَخش دیا۔[1]

اَعمال نہ دیکھے یہ دیکھا، ہے میرے ولی کے دَر کا گدا
خالِق نے مجھے یوں بَخش دیا، سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن سے عقیدت و محبت رکھنے ان کی تعظیم وتوقیر کرنے کی کتنی برکتیں ہیں لٰہذا اپنے بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن سے عقیدت و محبت رکھیے اور ان سے حُسْنِ خاتمہ کی دُعائیں بھی کرواتے رہیے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِیمان پر خاتمہ ہو گا۔(شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کو اپنے بُزرگوں سے کیسی عقیدت و محبت تھی باوجود ولیٔ کامل ہونے کے بارگاہِ غوثیت مآب میں عرض کرتے ہیں:

رضا کا خاتمہ بِالْخَیر ہو گا
تری رَحمت اگر شامِل ہے یا غوث (حدائقِ بخشش)

اپنے دادا پیر حضرت سیِّد شاہ آلِ احمد اچھے میاں مارہروی قادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے بارے میں فرماتے ہیں:

---

1 ...... شرح الصُّدور، باب فی نبذ من اخبار من رای الموت ... الخ، ص ۲۸۹ مرکز اهل السنة برکات رضا هند

www.dawateislami.net

نامہ سے رضا کے اب مِٹ جاؤ بُرے کامو

دیکھو مِرے پَلّہ پر وہ اچھے میاں آیا

خوش کار رضا خوش ہو سب کام بھلے ہوں گے

وہ اچھے میاں پیارا اچھوں کا میاں آیا (حدائقِ بخشش)

اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے اپنے اِس کلام کے مَقْطَع کے پہلے مصرعے میں عاجزی و اِنکساری فرماتے ہوئے خود کو "بدکار" فرمایا ہے، میں نے اس کی جگہ "خوش کار" کر دیا ہے اور "بدکام" کو "سب کام" سے بدل دیا ہے۔ اب اسی مَقْطَع کو میں اپنے لیے عرض کرتا ہوں:

بدکار گدا خوش ہو بد کام بھلے ہوں گے

دیکھو میرے پَلّہ پر وہ احمد رضا خاں آیا

نماز میں کیا تصوُّر ہونا چاہیے؟

سُوال: نماز میں کیا تصوُّر ہونا چاہیے؟ کیا اپنے پیر و مُرشد کا تصوُّر کرسکتے ہیں؟

جواب: نماز میں اپنے پیر و مُرشد کا تصوُّر نہ کیجیے بلکہ جب نماز پڑھیں تو اپنے دِل و دماغ کو غیر کے تصوُّر [1] سے خالی کر کے اس نماز کو اپنی زندگی کی آخری نماز سمجھتے

مدینہ

[1]...... اَلبتہ نماز میں حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تصوُّر آنے سے نماز اپنے کمال کو پہنچتی ہے کیونکہ ان کے تصوُّر کے بغیر نماز پڑھنا ممکن ہی نہیں بلکہ "حق تو یہ ہے نماز، روزہ اور حج وغیرہ محبوب عَلَیْہِ السَّلَام کی محبوب اَداؤں کا نام ہے۔" (شانِ حبیب الرحمٰن، ص۸ نعیمی کتب خانہ گجرات)

www.dawateislami.net

ہوئے اس طرح پڑھیے کہ گویا اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو دیکھ رہے ہو، اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم یہ تصوُّر کیجیے کہ جس مَعْبُودِ بَرحق کی عبادت کر رہے ہیں وہ یقیناً ہمیں دیکھ رہا ہے جیسا کہ امامُ الْعابدین، سیِّدُ الصَّالحین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ایسے کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، پس اگر تم اسے نہ دیکھ سکو تو بیشک وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔(1) آیئے اِس ضِمْن میں حضرتِ سیِّدُنا حاتِمِ اَصَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی نماز کا حال مُلاحظہ فرمایئے:

حاتِمِ اَصَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی نماز کا حال

حضرتِ سیِّدُنا حاتِمِ اَصَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم سے کسی نے ان کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو میں مکمل وُضو کرتا ہوں، پھر اس جگہ آ جاتا ہوں جہاں نماز پڑھنے کا اِرادہ ہوتا ہے، وہاں بیٹھ جاتا ہوں یہاں تک کہ میرے تمام اَعضاء مطمئن ہو جاتے ہیں، پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور کعبۂ مُعَظَّمہ کو اَبروؤں کے سامنے، پُلِ صِراط کو قدموں کے نیچے، جنّت کو دائیں اور جہنم کو بائیں طرف، مَلَکُ الْمَوْت کو اپنے پیچھے خیال کرتا ہوں اور اس نماز کو اپنی آخری نماز تصوُّر کرتا ہوں۔ پھر اُمید و خوف کی ملی جُلی کَیفیَّت کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں، حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اِعلان کرتا ہوں، قرآنِ پاک ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا ہوں۔ رُکوع تواضُع کے ساتھ اور سجدہ خُشُوع

مدینہ

1 ...... بخاری، کتاب الایمان، باب سؤال جبریل... الخ، ۱/ ۳۱، حدیث: ۵۰ دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

کے ساتھ کرتا ہوں، بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتا ہوں، دائیں پاؤں کو انگوٹھے پر کھڑا کرتا ہوں، اس کے بعد اِخلاص سے کام لیتا ہوں۔ پھر میں یہ خوف رکھتا ہوں کہ میری نماز قبول ہوتی ہے یا نہیں؟[1]

”رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ“ کا اِستِعمال

سُوال: ”رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ“ صِرف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ خاص ہے یا دِیگر عُلمائے دِین و بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے نام کے ساتھ بھی لکھا اور بولا جا سکتا ہے؟

جواب: ”رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ“ عموماً صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اَسمائے مُبارکہ کے ساتھ لکھا اور بولا جاتا ہے لیکن یہ فقط صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اَسما کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ تابعین و تبعِ تابعین، اَئمۂ مجتہدین و مُحدِّثین، عُلمائے کرام اور بُزرگانِ دِین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ناموں کے ساتھ بھی لکھا اور بولا جا سکتا ہے۔ اس بات کی تائید قرآنِ پاک سے بھی ہوتی ہے چنانچہ خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ؕ جَزَآؤُهُمْ

ترجمۂ کنزُ الایمان: بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر

مدینہ

1 ...... احیاء العلوم، کتاب أسرار الصلاۃ ومھماتھا، الباب الأول فی فضائل الصلاۃ... الخ، فضیلۃ الخشوع، ۱/۲۰۶ دار صادر بیروت

www.dawateislami.net

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ۠ ﴿۸﴾ (پ۳۰، البینۃ: ۷-۸)

ہیں۔ان کا صِلہ (بدلہ) ان کے ربّ کے پاس بسنے کے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہیں۔ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی، یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

آیتِ مُبارکہ کے آخری حصے ﴿رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ﴾ نے عوام کی اس غلط فہمی کہ "رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ" صِرف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ہی خاص ہے کو جڑ سے اُکھاڑ دیا کہ جو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والا ہے وہ "رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ" کے زُمرے میں داخِل ہے اِس میں صحابی وغیر صحابی کی کوئی تخْصِیص نہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا امام یحیٰی بن شَرف نَوَوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: صحابی کے نام کے ساتھ "رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ" اور صحابی ابنِ صحابی کے نام کے ساتھ "رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا" اور اسی طرح تمام عُلَمائے دِین اور صالحین کے لیے "رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ" اور "رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ" کہنا اور لکھنا چاہیے اگرچہ جہاں سے نقل کر رہے ہوں یا پڑھ رہے ہوں وہاں لکھا ہوا نہ ہو کیونکہ یہ دُعائیہ جملہ ہے۔[1]

مدینہ

1 ...... شرح نووی، مقدمۃ الشارح، ضبط الاسماء المتکررۃ، الجزء: ۱، ۱/۳۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

فِقہِ حنفی کی مشہور و معروف کتاب دُرِّ مُختار میں ہے: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے لیے ”رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ“ اور تابِعین اور ان کے بعد والے عُلَما و صالحین کے لیے ”رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ“ کہنا مُستَحب ہے اور اسی طرح راجِح قول پر اس کا عکس بھی جائز ہے یعنی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ”رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ“ اور تابِعین اور ان کے بعد والوں کے لیے ”رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ“ کہنا۔(1) اَلبتہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عِلاوہ بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے ناموں کے ساتھ ”رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ“ کا بھی اِستعمال کیا جائے تاکہ لوگ انہیں صحابی نہ سمجھیں۔

”رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ“ کا معنٰی

سُوال: ”رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ“ کا معنٰی کیا ہے؟ نیز اس کا اِستعمال صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عِلاوہ کسی اور کے لیے اَئمۂ مُحَقِّقِین و بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن سے ثابت ہے؟

جواب: ”رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ“ یہ دُعائیہ جُملہ ہے، اس کے دو مَعانی ہیں ایک خبریہ اور دوسرا اِنْشائیہ۔ جب ”رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے لیے بولا یا لکھا جاتا ہے تو اس سے مُراد خبریہ معنٰی ہوتا ہے ”یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے راضی ہوا“ کیونکہ سارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ربّ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے اور جنتی ہیں۔ جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے عِلاوہ کسی اور کے لیے بولا یا لکھا جاتا ہے

مدینہ

1 ...... دُرِّمختار، کتاب الخنثی، ۱۰/ ۵۲۰ ملتقطاً دار المعرفة بیروت

www.dawateislami.net

تو اس سے مُراد اِنْشائِیہ معنٰی ہوتا ہے۔ یعنی "اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے راضی ہو۔" بہرحال "رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ" کا اِستعمال صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ خاص نہیں یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے مُحدِّثِین، مُحَقِّقِیْن اور مُفَسِّرِین نے اپنی کُتُب میں "رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ" غیرِ صحابہ کے ناموں کے ساتھ بھی لکھا ہے۔ امام فَخْرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے "تفسیرِ کبیر" میں اَئِمَّہ اَرْبعہ (یعنی امامِ اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی) کے ناموں کے ساتھ "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ" تحریر فرمایا ہے[1] حالانکہ یہ چاروں حضرات صحابی نہیں لیکن پھر بھی امام فَخْرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جیسے عظیم مُفَسِّر اِن کے ناموں کے ساتھ "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ" لکھ رہے ہیں۔ اَلبتہ بہتر یہی ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اَسمائے مُبارکہ کے ساتھ "رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ" اور اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے ناموں کے ساتھ "رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ" لکھا اور بولا جائے تاکہ صحابہ اور غیر صحابہ میں اِمتیاز ہو سکے۔

موبائل میں میوزیکل ٹیونز لگانا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ اپنے موبائل فون میں میوزیکل ٹیونز والی گھنٹیاں لگاتے ہیں اور دَورانِ نماز مسجد میں گھنٹیاں بجتی رہتی ہیں اس سے نمازیوں کی نماز میں خَلَل پڑتا ہے۔ اس کے بارے میں کچھ اِرشاد فرما دیجیے۔

مدینہ

1 ...... تفسیرِ کبیر، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۷۳، ۲/۱۹۶-۱۹۷ ملتقطاً دار احیاء التراث العربی بیروت

www.dawateislami.net

جواب:دورانِ نماز موبائل فون کی گھنٹیاں مسجد میں بجنے سے نمازیوں کی نماز میں سخت خَلَل پڑتا ہے۔ اَفسوس صد کروڑ افسوس! آج کل مذہبی نظر آنے والے اَفراد کے موبائل فون میں بھی مَعَاذَ اللہ اکثر میوزیکل ٹیون ہوتی ہے۔جب سادہ گھنٹی (Bell) لگ سکتی ہے اور اس سے کام بھی چل سکتا ہے تو پھر میوزک والی گھنٹی لگانے کی کیا حاجت ہے؟ یہ موبائل فون ہی کے ساتھ خاص نہیں، اب تو ہر طرف میوزک کی آواز سُنائی دیتی ہے۔ گھروں کے باہَری دروازے(Main Gate) پر لگائی گئی گھنٹیوں میں بھی عموماً میوزک بجتا ہے۔ یونہی گھڑیوں میں میوزک بجتا ہے۔اس کے عِلاوہ گاڑی جب پیچھے (Reverse) ہوتی ہے تو بعض لوگ اس میں بھی میوزیکل گھنٹی(Bell) لگاتے ہیں۔اسی طرح بعض لوگ مُوسیقی کے ساتھ نعت یا کسی نعت کی طرز پر میوزک والی گھنٹی لگاتے ہیں یہ سب ناجائز ہے، اگر کسی کے فون میں میوزیکل ٹیون ہو اُس کے لیے ضَروری ہے کہ اِس منحوس ٹیون کو ہمیشہ کے لیے ختم کرے اور توبہ بھی کرے۔ ورنہ جب جب یہ میوزیکل ٹیون بجے گی خود بھی سُننے کی آفت میں پڑے گا اور دوسرا مسلمان بھی اگر سننے سے بچنے کی کوشش نہیں کریگا تو وہ بھی پھنسے گا۔

رہی بات مَساجِد میں دورانِ نماز میوزیکل ٹیونز والی گھنٹیاں بجنے کی تو یہ سخت ناجائز ہے کیونکہ اس سے نمازیوں کو سخت تشویش ہوتی ہے اور مَساجد کا تقدُّس بھی پامال ہوتا ہے لہٰذا موبائل فون میں میوزیکل ٹیونز ہر گز نہ لگائی جائیں۔

www.dawateislami.net

میوزیکل ٹیونز کے عِلاوہ کوئی اور گھنٹی لگی ہو تب بھی جب نماز کے لیے مسجد جائیں تو اپنا موبائل فون گھر یا دُکان پر ہی رکھ کر جائیں تاکہ مسجد میں اِس کے بجنے کی نَوبَت ہی نہ آئے اور اگر ساتھ لے جائیں تو مسجد میں داخِل ہوتے ہی جماعت کھڑی ہونے کا اِنتظار کیے بغیر فوراً موبائل فون بالکل بند کر لیجیے، بعض لوگ جماعت کھڑی ہونے کا اِنتظار کرتے ہیں اور پھر بند کرنا بھول جاتے ہیں جس کی وجہ سے دَورانِ نماز گھنٹیاں بجتی رہتی ہیں جس سے نماز میں سخت خَلَل پڑتا ہے۔ ہر مسلمان کو خود بھی ان بے احتیاطیوں اور بے حُرمتیوں سے بچنا چاہیے اور دوسروں کو بھی حتَّی الْمَقْدُور بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

گھنٹی کے طور پر تِلاوت اور حمد و نعت لگانا کیسا؟

سُوال: موبائل میں تِلاوت، حمد، نعت اور اذان کی آواز کو گھنٹی (Bell) کے طور پر لگانا کیسا ہے؟

جواب: تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی، نعتِ مصطفٰے اور اذان کی آواز وغیرہ یہ سب چیزیں یقیناً ذِکْرُ اللہ میں داخِل اور باعثِ بَرَکت ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ واجبُ الْاِحترام بھی ہیں لہٰذا انہیں موبائل فون پر گھنٹی کے طور پر نہ لگائیں۔

شریعتِ مُطَہَّرہ میں زِنا کی سزا

سُوال: شریعتِ مُطَہَّرہ میں زِنا کی سزا کیا ہے؟ نیز یہ سزا دینے کا اِختیار کسے حاصل ہے؟

جواب: شریعتِ مُطَہَّرہ میں زِنا کی سزا دُنیا میں حَد اور آخرت میں عذابِ نار ہے۔ اگر

www.dawateislami.net

زِنا کرنے والے مَرد و عورت دونوں آزاد اور کنوارے ہوں تو ان کی حَد یہ ہے کہ ان کو سو سو کوڑے مارے جائیں چنانچہ پارہ 18 سورۃُ النُّور کی آیت نمبر 2 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اَلزَّانِیَةُ وَ الزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ۪

ترجمۂ کنزالایمان: جو عورت بدکار ہو اور جو مَرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔

اور اگر زِنا کرنے والے مَرد و عورت آزاد نہ ہوں بلکہ باندی یا غُلام ہوں تو ان کی حد پچاس کوڑے ہیں چنانچہ اِرشادِ ربُّ الْعِباد ہے:

فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَیْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَیْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِؕ (پ۵، النسآء: ۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: جب وہ قید میں آ جائیں پھر بُرا کام کریں تو اُن پر اس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر ہے۔

اگر زِنا کرنے والے مَرد و عورت شادی شدہ ہوں اور دِیگر شرائط بھی پائی جائیں تو ان کی سزا رَجم کرنا (یعنی پتھر مار کر انہیں ہلاک کرنا) ہے۔ زانی کو آخرت میں سخت عذاب دیا جائے گا اَلبتہ زِنا کرنے کے بعد جو توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ رَجم ہونے یا کوڑے کھانے کی صورت میں سزا پالے یا پھر چُھپ کر زِنا کرنے کی صورت میں سچی پکی توبہ کرلے اور زِنا بِالْجبر کی صورت میں فَریقِ ثانی سے بھی معافی مانگ لے تو اُمید ہے کہ وہ جہنّم کے عذاب سے بچ جائے گا بشرطیکہ اُس کا خاتمہ اِیمان پر ہوا ہو۔

www.dawateislami.net

یادرکھیے! یہ جو زانی کی حد ہے اس کے نافِذ کرنے کا ہر ایک کو اِختیار نہیں کیونکہ شَرعی حُدُود کا نَفاذ وہاں ہوتا ہے جہاں اِسلامی سَلْطَنَت اور سُلطانِ اِسْلام ہو جبکہ ہمارے یہاں اِسلامی سَلْطَنَت ہے نہ سُلطانِ اِسْلام۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: زِنا کی سزا آخرت میں عذابِ نار ہے اور دُنیا میں حَد ہے جس کا سُلْطانِ اِسلام کو اِختیار ہے۔[1]

فی زمانہ زانی اور زانیہ کے لیے حکم بیان کرتے ہوئے فَقِیہِ مِلَّت حضرتِ علّامہ مولانا مفتی جلالُ الدِّین احمد امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہاں اگر حکومتِ اِسلامیہ ہوتی تو زانی کو سو کوڑے مارے جاتے یا (شادی شُدہ ہونے کی صورت میں) سنگسار کیا جاتا یعنی اس قدر پتھر مارا جاتا کہ وہ مر جاتا مگر اس حال میں زانی اور زانیہ کے لیے یہ حکم ہے کہ مسلمان ان کا پورے طور پر بائیکاٹ کریں، ان کے ساتھ کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا، سلام و کلام اور ہر قِسم کے اِسلامی تَعَلُّقات ختم کر دیں تاوقتیکہ توبہ کر کے وہ اپنے گناہ سے باز نہ آجائیں۔ اگر مسلمان ایسا نہیں کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔[2]

زِنا سے توبہ کا طریقہ

سُوال: اگر کسی نے مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ زِنا کر لیا تو اس پر کوئی کفّارہ ہے یا نہیں؟ نیز توبہ کا

مدینہ

1. فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۳۲۶
2. انوارُ الحدیث، ص۳۲۷ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

طریقہ بھی اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: اگر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی نے زِنا کا اِرتِکاب کیا تو اس پر کوئی کفّارہ نہیں کیونکہ "شَرعِ مُطَہَّر میں کَفَّارہ اس گناہ کا ہوتا ہے کہ وہ بُرائی میں حَد سے بڑھ کر نہ ہو اور جو شخص اپنے گناہ میں حَد سے تَجاوز کر جائے تو وہ کفارہ سے پاک نہیں ہو سکتا اور جب تک وہ صِدقِ دِل سے توبہ نہ کرے تو اس گناہ سے پاک نہیں ہو سکتا۔"[1] لہٰذا زانی اپنے کیے پر نادِم ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچی توبہ کرے اور آئندہ اس سے سختی سے اِجْتِناب کرے۔ اس گناہ میں جس جس کی حَق تلفی شامِل ہو اس سے بھی معافی مانگ کر اسے راضی کرنے کی کوشش کرے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اگر ایسی عورت سے بغیر اس کی رضا کے بدکاری کی جس کا شوہر ہو یا باپ بھائی وغیرہ اولیاء جن کو اس مُعاملے سے عار (غیرت) پہنچے فرض کیجئے وہ دس شخص ہیں تو بارہ حقوق میں گرفتاری ہے۔ ایک حق مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کا کہ اس کی نافرمانی کی، دوسرا اس عورت کا کہ اس کی عِصمت خراب کی، یوں ہی باقی دس حقداروں کا۔ جب تک یہ سب مُعاف نہ کریں مُعاف نہ ہو گا جب کہ ان کو اِطلاع پہنچ جائے۔ اگر زِنا عورت کی رضا مندی سے ہے تو عورت اور یہ زانی

مدینہ

[1] فتاویٰ رضویہ، ۱۳/ ۶۰۹

www.dawateislami.net

دونوں گیارہ سخت حقوق میں گرفتار ہوئے۔ ایک حق مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کا دس ان دسوں کے اِس صورت میں عورت کا حق نہ ہوگا کیونکہ وہ زِنا پر راضی ہے۔ (1)

اگر زِنا کی اِطلاع شوہر یا اَولیائے زَن کو پہنچ گئی تو بلاشُبہہ ان سے مُعافی مانگنا ضَروری ہے بے اُن کے مُعاف کئے مُعاف نہ ہوگا اور اگر اِطلاع نہ پہنچی تو مُعافی چاہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس نے مُعاف کر دیا تو اِطمینان کافی ہے مگر طلبِ مُعافی میں نہ تو صاف تَصرِیحِ زِنا ہو کہ شاید اس کے بعد مُعافی نہ ہو بلکہ ممکن ہے کہ اس سے فِتنہ پیدا ہو اور نہ اتنی ہی اِجمالی بات پر قناعت کی جائے کہ "مجھے اپنے سب حق مُعاف کر دے" کہ اس میں عِنْدَ الله (یعنی الله عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک) اُتنے ہی حُقُوق مُعاف ہوں گے جہاں تک اس کا خیال پہنچے لِہٰذا تَعْمِیْمِ عام کے اَلفاظ ہونے چاہئیں جو ہر قسم کے گناہ کو یقیناً عام بھی ہو جائیں اور وہ تَصرِیحِ خاص باعثِ فِتنہ بھی نہ ہو مثلاً (یوں کہے:) "چھوٹے سے چھوٹا، بڑے سے بڑا جو گناہ ایک مَرد دوسرے کا کر سکتا ہے جان مال عزت آبرو ہر شَے کے متعلق اس میں سے جو تیرا میں نے گناہ کیا ہو سب مجھے مُعاف کر دے۔" بِالْجُملہ اَمر مشکل ہے جو سچے دِل سے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رُجُوع لاتا ہے اس کا کرم ضَرور اسے قبول فرماتا ہے۔ (2)

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۲۹ / ۸۳ ملخصًا
2. فتاویٰ رضویہ، ۲۴ / ۳۷۴ تا ۳۷۷ ملتقطاً

www.dawateislami.net

زِنا کی تہمت لگانا کیسا؟

سُوال: کسی پر زِنا کی تہمت لگانا کیسا ہے؟

جواب: کسی پر مَحض شُکُوک و شُبہات کی بِنا پر تہمت لگانا گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ آج کل ہمارے مُعاشرے میں یہ وَبا عام ہو چکی ہے، بات بات پر ایک دوسرے پر تہمت لگا دی جاتی ہے کہ تُو نے میرے پیسے نکال لیے، میری فُلاں چیز چُرا لی ہے۔ اِسی طرح گھر میں ساس بہو آپس میں ایک دوسرے پر جادو کے اِلزامات لگاتی رہتی ہیں۔ ان سب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈر جانا چاہیے چُنانچہ مکی مدنی سُلطان، سَرورِ ذِیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو کسی مؤمن کے بارے میں ایسی چیز کہے جو اس میں نہ ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس (بُہتان تراش) کو اُس وقت تک رَدْغَۃُ الْخَبَال (یعنی دوزخ کا وہ مقام جہاں دوزخیوں کا پیپ وخون جمع ہوتا ہے اس) میں رکھے گا یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے۔[1] اِسی طرح آج کل محض شک وشُبہ کی بنا پر زِنا کی تہمت لگا دی جاتی ہے۔ اگر کسی نے پارسا مَرد یا عورت کو زِنا کی تہمت لگائی اور شرعی عدالت میں ایسے شرعی گواہ جو اس طرح شرعی گواہی دیں جو زِنا کی گواہی میں مَطْلُوب ہے پیش نہ کر سکا تو اس

مدینہ

1 ...... ابوداود، کتاب الأقضية، باب فيمن يعين علی خصومة...الخ، ۳/۴۲۷، حديث: ۳۵۹۷ دار احياء التراث العربي بيروت

www.dawateislami.net

تہمت لگانے والے پر حد واجِب ہو جاتی ہے اور اسے اَسّی (80) کوڑے لگائے جائیں گے چنانچہ پارہ 18 سورۃُ النُّور کی آیت نمبر 4 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًاۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: کسی پاک دامن عورت پر زِنا کی تُہمت لگانا سو سال کی نیکیوں کو بَرباد کر دیتا ہے۔(1)

داڑھی رکھنے کیلئے کسی قابِلیَّت کی ضَرورت نہیں

سُوال: بعض لوگ داڑھی نہیں رکھتے اور کہتے ہیں ”ہم اس قابِل نہیں کہ داڑھی رکھیں، کسی نے کوئی مسئلہ پوچھ لیا تو ہم کیا بتائیں گے؟“ عرض یہ ہے کہ کیا داڑھی رکھنے کے لیے کسی قابِلیَّت کی ضَرورت ہے؟

جواب: جو بالغ ہو گیا اور اس کی داڑھی نکل آئی تو اب اس پر داڑھی رکھنا واجب ہو گیا۔ ”داڑھی کا طُول ایک مُشت یعنی ٹھوڑی سے نیچے چار انگل چاہیے اس سے کم کرنا (ہم حنفیوں کے نزدیک) حرام ہے، قینچی سے کترے خواہ اُسترے سے

مدینہ

1 ...... معجمِ کبیر، ومن مسند حذیفة، ۳/ ۱۶۸، حدیث: ۳۰۲۳ دار احیاء التراث العربی بیروت

www.dawateislami.net

لے سب یکساں ہے، ہاں تھوڑی کترنے سے سب مُنڈا دینا سخت وخبیث تر ہے کہ حرام حرام میں فرق ہوتا ہے۔"[1] یہ کہنا کہ میں اس قابِل نہیں جب اس قابِل ہو جاؤں گا تو داڑھی رکھ لوں گا یہ شیطان کا بہت بڑا اور بُرا وار ہے۔ یاد رکھیے! داڑھی رکھنے کے لیے کسی قابِلِیَّت کی ضَرورت نہیں۔ مَسائل معلوم ہوں یا نہ ہوں، نماز پڑھانا آتی ہو یا نہیں داڑھی رکھنا واجب ہے۔ کسی نے آپ سے شرعی مسئلہ پوچھ لیا اور آپ کو نہیں آتا تو صاف کہہ دیجیے کہ مجھے نہیں آتا۔ اسی طرح اگر کسی نے نماز پڑھانے کا کہہ دیا اور آپ نماز نہیں پڑھا سکتے تو معذرت کر لیجیے۔ داڑھی رکھنے والا اس بات کا پابند تو نہیں کہ وہ نماز پڑھانا بھی جانتا ہو، اسے مَسائل بھی معلوم ہوں اور وہ ہر مسئلے کا جواب بھی دے۔ بہرحال یہ سب شیطانی وار ہیں جو آپ کو اس عظیم سُنَّت (جو واجب کا حکم رکھتی ہے اس) سے محروم کروا رہے ہیں۔ داڑھی رکھیے اس کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دِیگر بہت سے گناہوں سے بچنے کا ذہن بنے گا مثلاً داڑھی رکھنے سے پہلے اگر گالی دینے کی عادت تھی تو داڑھی رکھنے کے بعد خُود ہی یہ اِحساس ہو گا کہ اگر میں نے گالی دی تو لوگ کہیں گے کہ مولانا ہو کر گالی دیتا ہے تو یوں آپ گالی دینے سے باز رہیں گے۔ خدانخواستہ دِیگر گناہوں سے چھٹکارا نہ بھی ملا تو کم از کم داڑھی مُنڈانے کے گناہ سے تو جان چھوٹے گی۔

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۶۰۶/۲۲

www.dawateislami.net

اَحادیثِ مُبارَکہ میں داڑھی مُنڈا کر یہودیوں جیسی صورت بنانے سے منع فرمایا گیا ہے چنانچہ ہادیٔ راہِ نجات، سَرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **مُونچھیں پَست کرو اور داڑھیوں کو معافی دو، یہودیوں جیسی شکل مت بناؤ۔**[1] (شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:)

"ایک بار بابُ الْمدینہ (کراچی) کے علاقے کیماڑی میں اِجتماعِ ذِکر و نعت کا اِہتمام تھا، اس علاقے کا ایک بدمعاش اوباش نوجوان بھی پھرتا پھراتا اِجتماعِ ذِکر و نعت میں آ پہنچا اور بیان سننے لگا، دَورانِ بیان میں نے یہی حدیثِ پاک سنائی تو اس حدیثِ پاک نے اس بدمعاش نوجوان کے دِل پر بڑا اَثر کیا، جب بیان ختم ہوا اور مُلاقات جاری تھی تو وہ میرے پاس آیا اور پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگا کہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ میں ایسا کمینہ شخص ہوں کہ آج تک یہودیوں جیسی شکل بنا کر گھومتا رہا، میں توبہ کرتا ہوں اور آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی بھی داڑھی نہیں مُنڈاؤں گا چنانچہ اس نے داڑھی رکھ لی، زُلفیں بھی بڑھا لیں اور اپنے سب گھر والوں کو سلسلۂ عالیہ قادریہ میں داخل کروایا اور فیضانِ سُنَّت کا دَرس دینا شروع کر دیا۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ یہ ہمارے علاقے کا بدمعاش تھا، اِتفاقاً یہاں سے گزر رہا تھا، بیان کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو یہ خود

مدینہ

1 ...... کنز العمال، کتاب الزینة والتجمل، الباب الثانی فی أنواع الزینة...الخ، الجزء: ٦، ٣/٢٧٦، حدیث: ١٧٢١٤ دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

ہی آکر بیان سننے بیٹھ گیا اور اس کی زندگی میں مدنی اِنقلاب برپا ہو گیا۔“

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مدنی بہار میں جہاں اس اوباش نوجوان کی زندگی میں مدنی اِنقلاب برپا ہونے کا ذِکر ہے وہیں سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کی اَہمیت کا بھی اَندازہ ہوتا ہے کہ سُنَّتوں بھرے اِجتماعات میں شرکت کی بَرکت سے نجانے کتنے لوگوں کی زندگیوں میں مدنی اِنقلاب بَرپا ہو جاتا ہے اور وہ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر سُنَّتوں بھری زندگی گزارنا شروع کر دیتے ہیں۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور اپنے چہرے پر ایک مٹھی داڑھی، سر پر زُلفیں اور عمامے شریف کا تاج سجا لیجیے اور اپنے دِل میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت بسا لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا سینہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کا مدینہ بنے گا۔[1]

قضا نمازوں کا آسان طریقہ

سُوال: چند سالوں کی قضا نمازیں ہوں تو انہیں ادا کرنے کا کوئی آسان طریقہ اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: چند سالوں کی قضا نمازیں ادا کرنے کے لیے سب سے پہلے ظنِ غالب کا اِعتبار

مدینہ

1 ...... مزید معلومات کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ بنام ”کالے بچھو“ کا مطالعہ کیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

کرتے ہوئے سالوں کی تعیین کر لیجیے کہ کتنے سال نماز نہیں پڑھی۔ اگر یہ معلوم نہ ہو سکے تو جب سے بالغ ہوئے اس وقت سے نمازوں کا حساب لگائے اور اگر تاریخِ بُلُوغ بھی معلوم نہ ہو تو ہجری سِن کے حِساب سے احتیاطاً عورت نو سال کی عمر سے اور مَرد بارہ سال کی عمر سے نمازوں کا حِساب لگائے کہ لڑکا بارہ سے پندرہ اور لڑکی نو سے پندرہ سال کے دَوران بالغ ہو جاتی ہے مثلاً کسی کی بارہ سال کی قضا نمازیں رہتی ہیں تو وہ روزانہ ترتیب وار فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشا بھی پڑھ سکتا ہے، چاہے تو پہلے بارہ سال کی فجر پڑھے، پھر بارہ سال کی ظہر اور اسی طرح باقی نمازیں۔ "قضا نمازیں پڑھنے میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کسی پر اس کا اِظہار نہ ہو کیونکہ تاخیر گناہ ہے جس کا اِظہار نہیں ہونا چاہیے۔"(1)

جن پر کئی سالوں کی نمازیں قضا ہوں ان کے لیے کچھ تَخْفِیف بھی ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: قضا ہر روز کی نماز کی فقط بیس رکعتوں کی ہوتی ہے۔ دو فرض فجر کے، چار ظہر، چار عصر، تین مغرب، چار عشاء کے، تین وتر اور قضا میں یوں نیت کرنی ضرور ہے کہ نیت کی میں نے پہلی فجر جو مجھ سے قضا ہوئی یا پہلی ظہر جو مجھ سے قضا ہوئی، اسی طرح ہمیشہ ہر نماز میں کیا کرے اور جس پر قضا نمازیں بہت کثرت سے ہیں وہ آسانی کے لیے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رُکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم،

مدینہ

1 ...... دُرِّ مختار، کتابُ الصلوٰۃ، ۲/۶۵۰

www.dawateislami.net

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی“ کی جگہ صرف ایک بار کہے۔ مگر یہ ہمیشہ ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہیے کہ جب آدمی رکوع میں پورا پہنچ جائے اس وقت سُبْحَان کا ”سین“ شروع کرے اور جب عَظِیْم کا ”میم“ ختم کرے اس وقت رکوع سے سر اُٹھائے۔ اسی طرح جب سجدوں میں پورا پہنچ لے اس وقت تسبیح شروع کرے اور جب پوری تسبیح ختم کر لے اس وقت سجدہ سے سر اٹھائے۔ بہت سے لوگ جو رکوع سجدہ میں آتے جاتے یہ تسبیح پڑھتے ہیں بہت غَلَطی کرتے ہیں۔ ایک تَخْفِیْف کثرتِ قضا والوں کی یہ ہو سکتی ہے۔ دوسری تَخْفِیْف یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں اَلْحَمْد شریف کی جگہ فقط سُبْحَانَ اللہ، سُبْحَانَ اللہ، سُبْحَانَ اللہ تین بار کہہ کر رکوع میں چلے جائیں مگر وہی خیال یہاں بھی ضَرور ہے کہ سیدھے کھڑے ہو کر سُبْحَانَ اللہ شروع کریں اور سُبْحَانَ اللہ پورے کھڑے کھڑے کہہ کر رکوع کے لیے سر جھکائیں، یہ تَخْفِیْف فقط فرضوں کی تیسری چوتھی رکعت میں ہے، وتروں کی تینوں رکعتوں میں اَلْحَمْد اور سورت دونوں ضرور پڑھی جائیں۔ تیسری تَخْفِیْف پچھلی اَلتَّحِیَّات کے بعد دونوں دُرُودوں اور دُعا کی جگہ صرف ” اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ“ کہہ کر سلام پھیر دیں۔ چوتھی تَخْفِیْف وتروں کی تیسری رکعت میں دُعائے قُنُوت کی جگہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر فقط ایک یا تین بار ”رَبِّ اغْفِرْلِیْ“ کہے۔[1]

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۱۵۷

www.dawateislami.net

تکبیراتِ اِنتقال کا طریقہ

سُوال: تکبیراتِ اِنتقال کا طریقہ بھی اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: تکبیراتِ اِنتقال (یعنی ایک رُکن سے دوسرے رُکن میں جانے کے لیے کہی جانے والی تکبیرات) میں لوگ بہت غَلَطیاں کرتے ہیں۔ بعض لوگ رکوع و سجود میں پہنچ کر تکبیرات کہتے ہیں اور کچھ رکوع و سجود کے بالکل قریب ہوتے وقت "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہیں یہ دونوں طریقے غَلَط ہیں۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ جب ایک رُکن سے دوسرے رُکن کی طرف منتقل ہونا شروع ہوں اس وقت تکبیر کہنا شروع کریں اور اس رُکن میں پہنچتے ہی تکبیر ختم کر دیں۔ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا رکوع کو جائے یعنی جب رکوع کے لیے جھکنا شروع کرے، تو اَللّٰہُ اَکْبَر شروع کرے اور ختمِ رکوع پر تکبیر ختم کرے۔ اس مَسافت کے پورا کرنے کے لیے اللہ کے "لام" کو بڑھائے، اَکْبَر کی "ب" وغیرہ کسی حرف کو نہ بڑھائے۔[1] تکبیراتِ انتقال میں آللّٰہ یا آکْبَر کے "الف" کو دراز کیا آللہ یا آکبر کہا یا "ب" کے بعد "الف" بڑھایا اَکْبار کہا نماز فاسِد ہو جائے گی اور تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔[2]

---

1. بہارِ شریعت، ۱/۵۲۵، حصہ:۳
2. بہارِ شریعت، ۱/۶۱۴، حصہ:۳

www.dawateislami.net

اِسی طرح رکوع سے کھڑے ہوتے وقت امام اور اکیلے نماز پڑھنے والے کے لیے "سُنَّت یہ ہے کہ سَمِعَ اللّٰہُ کا "سین" رکوع سے سر اُٹھانے کے ساتھ کہیں اور حَمِدَہ کی "ہ" سیدھا ہونے کے ساتھ ختم اور مُقتدی کے لیے سُنَّت رکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَالَکَ الْحَمْد کا "الف" اور جو صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد پڑھتا ہو وہ رَبَّنَا کی "ر" شروع کریں اور سیدھے ہو جانے کے ساتھ حَمْد کی "دال" ختم ہو جائے۔[1]

سلام پھیرنے کا طریقہ

سُوال: سلام پھیرنے کا طریقہ کیا ہے؟ نیز سلام پھیرتے وقت کیا نیت ہونی چاہیے؟

جواب: جب سلام کے لیے مُنہ پھیرنا شروع کریں تو ساتھ ہی ساتھ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ" بھی کہنا شروع کریں۔ جب پورا مُنہ پھیر لیں تو سلام کے اَلفاظ بھی ختم ہو جانے چاہئیں۔ بہارِ شریعت میں ہے: امام داہنے سلام میں خطاب سے ان مقتدیوں کی نیت کرے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سے بائیں طرف والوں کی نیز دونوں سلاموں میں کِراماً کاتِبین اور ان ملائکہ کی نیت کرے، جن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حفاظت کے لیے مُقَرَّر کیا اور نیت میں کوئی عدد مُعَیَّن نہ کرے۔[2] مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور

مدینہ

1. فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۱۸۸ ملتقطاً
2. بہارِ شریعت، ۱/ ۵۳۶، حصہ: ۳ ملتقطاً

www.dawateislami.net

اُن ملائکہ کی نیت کرے نیز جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور امام اس کے محاذی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرے اور مُنْفَرِد صرف اُن فرشتوں ہی کی نیت کرے۔[1]

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	2	"رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ" کا معنیٰ	20
تنگدستی اور رِزق میں بے برکتی کا سبب	2	موبائل میں میوزیکل ٹیونز لگانا کیسا؟	21
رِزق میں اِضافے کے لیے گُڑھنا	3	گھنٹی کے طور پر تِلاوت اور حمد و نعت لگانا کیسا؟	23
قرض کی اَدائیگی کا وَظیفہ	7	شریعتِ مُطَہَّرہ میں زِنا کی سزا	23
اِیمان کی حفاظت کا اِحساس	9	زِنا سے توبہ کا طریقہ	25
اِیمان کی حفاظت کے مختلف ذَرائع	11	زِنا کی تہمت لگانا کیسا؟	28
بُزرگوں سے عقیدت و محبت کا فائدہ	13	داڑھی رکھنے کیلئے کسی قابلیت کی ضَرورت نہیں	29
نماز میں کیا تصوُّر ہونا چاہیے؟	16	قضا نمازوں کا آسان طریقہ	32
حاتمِ اَصَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی نماز کا حال	17	تکبیراتِ اِنتقال کا طریقہ	35
"رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ" کا اِستعمال	18	سلام پھیرنے کا طریقہ	36

مدینہ

1 ...... درمختار، کتاب الصلاۃ، ۲/ ۲۹۹ ملخصاً

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”**فکرِ مدینہ**“ کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی انعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-579-643-5
0125691

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net